# ڈیجیٹل کرنسی اور ون کوائن (Onecoin) کمپنی کا کاروبار!

ادارہ

علمائے کرام سے ایک اہم مسئلے کے بارے میں رہنمائی مطلوب ہے:

آج کل انٹرنیٹ پر ڈیجیٹل کرنسی کی کئی کمپنیاں کام کررہی ہیں، بقول ان کے ایک ایسا دور آنے والا ہے یا آچکا ہے جب دنیا میں کاغذ کے نوٹ ختم ہوجائیں گے اور اس کی جگہ ڈیجیٹل کرنسی لے لے گی اور واقعی دنیا کے بڑے بڑے بینکوں نے اس کرنسی کو قبول بھی کرلیا ہے اور وہ رجسٹرڈ ہوچکی ہے۔ ان کمپنیوں میں ایک کمپنی ون کوائن (Onecoin) کے نام سے کام کررہی ہے جو اپنی ایک ڈیجیٹل کرنسی متعارف کروا رہی ہے اور بہت سارے لوگ نفع کمانے کی غرض سے دھڑا دھڑ اس کمپنی کے ممبر بنتے جا رہے ہیں۔

اس کمپنی کا ماننا ہے کہ ڈیجیٹل کرنسی تبھی عام ہوگی جب لوگ اس کو استعمال کرنا شروع کردیں گے، اس لیے اس کمپنی نے لوگوں کی توجہ حاصل کرنے کے لیے اس میں سرمایہ کاری کرنے پر کئی منافع بخش طریقے فراہم کیے ہیں۔

## پہلا طریقہ

منافع حاصل کرنے کا پہلا طریقہ یہ ہے کہ جو اس کمپنی کی رکنیت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے ۱۰۰ یورو سے لے کر ۲۸۰۰۰ یورو تک میں کوئی ایک پیکج حاصل کرنا ہوتا ہے۔ کمپنی ان پیکجز کو (ایجوکیشن یا تعلیمی پیکجز کا نام دیتی ہے) اس کے ساتھ ساتھ ان پیکجز کے بدلے کمپنی اس ممبر کو ٹوکن بھی دیتی ہے، ان ٹوکنوں کی تعداد ہر پیکج کے حساب سے الگ الگ ہے۔ پھر کچھ ٹوکن عرصہ تقریباً ۹۰ دن گزرنے کے بعد کمپنی ان ٹوکنوں کو دگنا کردیتی ہے۔ ٹوکن دگنا ہونے کے بعد ممبران کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ ان ٹوکنوں کو ڈیجیٹل کوائنز (سکوں) میں تبدیل کروالیں جو کمپنی فری میں کرکے دیتی ہے۔ ڈیجیٹل کوائنز حاصل کرنے کے بعد ہر صارف کو اختیار رہتا ہے کہ وہ ان کوائنز کو بیچ سکے۔ اس طرح صارف کو تقریباً

دُگنا فائدہ حاصل ہوتا ہے، کیونکہ کوائنز اچھی قیمت میں بک جاتے ہیں۔

## دوسرا طریقہ

منافع حاصل کرنے کا دوسرا طریقہ ''Compensation plan'' کا ہے جو کہ اختیاری ہے، لازمی نہیں، یعنی اگر کسی کو فائدہ حاصل کرنا ہو تو وہ اس طریقے کو اختیار کرے، ورنہ نہیں۔ پھر اس کی بھی تین صورتیں ہیں: پہلی صورت ''Direct Sale'' کی ہے، یعنی جو بندہ کمپنی کی رکنیت حاصل کرلے اور اس کے بعد کسی کو بھی کمپنی کے بارے میں بتائے اور وہ بندہ اس کے اکاؤنٹ کے تحت کمپنی کا ممبر بن جائے تو وہ نیا آنے والا ممبر جتنے پیسوں کی سرمایہ کاری کرتا ہے، اس کا دس فیصد (10%) کمپنی پہلے والے ممبر کو دیتی ہے جو اس کے آنے کا سبب بنا اور یہ ادائیگی ایک دفعہ ہوتی ہے۔

دوسری صورت ''Network Bounus'' (نیٹ ورک بونس) کی ہے، اس صورت میں کسی بھی ممبر کے تحت دائیں اور بائیں جانب جتنے بھی لوگ بالواسطہ یا بلاواسطہ ممبر بنتے ہیں، ان کی ہفتہ وار مجموعی سرمایہ کاری کا دس فیصد حصہ کمپنی اس پہلے درجے والے ممبر کو ادا کرتی ہے، جن کے نیچے ان کی رکنیت واقع ہوئی اور یہ ادائیگی کمپنی ہفتے میں ایک دفعہ کرتی ہے۔

تیسری صورت ''Matching Bounus'' کی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ کوئی ممبر رکنیت حاصل کرنے کے بعد جن لوگوں کو ڈائریکٹ سپانسر کرکے کمپنی کا ممبر بنواتا ہے تو اس کو کمپنی کی اصطلاح میں ''First generation'' (پہلی نسل) کہتے ہیں اور پہلی نسل یا درجے والے جن لوگوں کو ڈائریکٹ سپانسر کرکے کمپنی میں لاتے ہیں، وہ پہلے والے ممبر کی دوسری نسل کہلاتے ہیں۔ اسی طرح تیسری اور پھر چوتھی نسل تک سلسلہ ہوتا ہے۔ تو پہلی نسل یا درجے کے ممبر ہفتہ وار ''Bounus'' سے جتنا کماتے ہیں، اس کا دس فیصد پہلے والے ممبر کو ملتا ہے، اسی طرح دوسری، تیسری اور چوتھی نسل والوں کی ہفتہ وار کمائی کے حساب سے پہلے والے رکن کو ملتا رہتا ہے اور یہ ''Matching Bounus'' ہفتے میں ایک دفعہ اور چار نسلوں یا درجوں تک دس فیصد کے حساب سے ملتا ہے، چار سے زیادہ نہیں۔

اس کے علاوہ کمپنی کبھی کبھار ڈیجیٹل کرنسی (Coins) کے حامل ممبران کے لیے ایک اور اضافی پیشکش بھی کرتی ہے کہ کمپنی میں ان کے جتنے بھی کوائنز موجود ہیں، مقررہ تاریخ کو وہ تعداد دُگنی ہو جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ کئی ایک قسم کے بونس اور ایوارڈ مختلف ممبران کو وقتاً فوقتاً ان کی کارکردگی کے حساب سے دیتی ہے۔

برائے مہربانی اس ساری تفصیل کی روشنی میں چند سوالات کے جوابات مرحمت فرمائیں:

سوال نمبر۱: اس کمپنی میں منافع حاصل کرنے کا جو پہلا طریقہ مذکور ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

سوال نمبر۲: منافع حاصل کرنے کے دوسرے طریقے کی تین صورتیں ہیں، ہر ہر صورت کا

شرعی حکم کیا ہے؟

سوال نمبر۳: تمام ممبران کے کوائنز کو کسی مقررہ تاریخ پر دگنا کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

سوال نمبر۴: اہم سوال یہ ہے کہ اگر کوئی اس کمپنی میں صرف کوائنز حاصل کرنے کے لیے رکنیت حاصل کرلے اور ''Networking'' کے ذریعے مزید لوگوں کو رکن نہ بنائے تو کیا شرعاً ایسا کرنا صحیح ہوگا؟

سوال نمبر۵: عمومی طور پر اس کمپنی میں سرمایہ کاری کرنا شریعتِ اسلامیہ کی نظر میں کیسا ہے؟

نوٹ: برطانیہ میں مقیم کافی علماء اور مفتیان کرام اس کمپنی کی رکنیت حاصل کرکے اس بزنس کو اختیار کرچکے ہیں اور ان کے پاس برطانیہ کے کسی مفتی صاحب کا فتویٰ بھی ہے، جس کے تحت وہ اس بزنس کو بالکل جائز کہہ رہے ہیں۔

مستفتی: گلاب خان، کراچی

## الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ کسی بھی قدری (Valueable) چیز کے کرنسی بننے کے لیے ضروری ہے کہ اس مقامی حکومت اور اسٹیٹ کی جانب سے اس کرنسی کو سکہ اور ثمن تسلیم کرکے اس کو عام معاملات (لین دین) میں زرِ مبادلہ کا درجہ دے دیا گیا ہو، ایسی کرنسی کو لوگ رغبت ومیلان کے ساتھ قبول کرنے کے لیے آمادہ بھی بن جائیں اور اُسے رواجِ عام مل جائے۔

۱:...... مذکورہ ڈیجیٹل کرنسی نہ تو کسی حکومت کی طرف سے تسلیم شدہ کرنسی (ثمن) ہے اور نہ ہی تمام لوگوں میں اس کا رواج ہے، لہٰذا اس کی ثمنیت قابلِ اعتبار نہیں ہے اور محض چند ٹوکن جن کی کوئی واقعی مالی حیثیت نہیں ہے، اس کی قیمت ۱۰۰ یورو سے ۲۸۰۰۰ تک مقرر کرنا درست نہیں ہے۔ نیز اگر مجوزہ ڈیجیٹل کرنسی کو بالفرض قانونی واصطلاحی کرنسی تسلیم کرلیا جائے تو ڈیجیٹل کرنسی کا مبادلاتی عمل (لین دین) شرعی لحاظ سے بیع صرف (نقدی کا لین دین) کہلائے گا، جبکہ نقدی کا آپس میں تبادلہ کرتے وقت ایک ہی مجلس میں قبضہ ضروری ہے، جبکہ مذکورہ کمپنی ٹوکن دینے کے ۹۰ دن بعد ان ٹوکنوں کو دگنا کرکے ڈیجیٹل کوائنز (سکوں) میں تبدیل کرکے دیتی ہے تو یہ بھی بیع صرف میں اُدھار کی ایک صورت ہونے کی وجہ سے ناجائز ہی ہے، لہٰذا سوال میں مذکور منافع کا پہلا طریقہ بھی ناجائز ہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے:

''والمالية تثبت بتمول الناس كافةً أو بعضهم والتقوم يثبت بها وبإباحة الانتفاع به شرعاً۔'' (ج:۴،ص:۵۰۱،ط:ایچ ایم سعید)

وفیہ ایضاً:

''هو مبادلة شئ مرغوبٍ فيه بمثلهٖ على وجهٍ مفيدٍ مخصوصٍ۔''

(ج:۴،ص:۵۰۶،ط:ایچ ایم سعید)

بدائع الصنائع میں ہے:

’’وأما الشرائط (فمنها) قبض البدلين قبل الافتراق لقوله عليه الصلاة والسلام فی الحديث المشهور والذهب بالذهب مثلاً بمثل يداً بيد والفضة بالفضة مثلاً بمثل يداً بيد، الحديث۔‘‘ (فصل فی شرائط الصرف، ج:۵،ص:۲۱۵)

۲…… مذکورہ کمپنی کے منافع حاصل کرنے کا دوسرا طریقہ جس کی تین صورتیں ہیں، یہ تینوں صورتیں دراصل کمیشن کے تحت آتی ہیں اور کمیشن کی اسلامی قانونِ تجارت اور تبادلہ میں مستقل تجارتی حیثیت نہیں ہے، اس لیے کہ جسمانی محنت (جو کہ تجارت کا ایک اہم جزء ہے) کے غالب عنصر سے خالی ہونے کی بنا پر فقہاء کرام نے اصولاً اس کو ناجائز قرار دیا ہے، لیکن لوگوں کی ضرورت اور تعامل کی وجہ سے اس کی محدود اور مشروط اجازت دی ہے، بظاہر مذکورہ کمپنی کا مقصد زیادہ سے زیادہ لوگوں کا سرمایہ اپنے کاروبار میں لگاکر اور ممبر در ممبر سازی کرکے زیادہ سے زیادہ رقم حاصل کرنا اور اس حاصل ہونے والی رقم سے لوگوں کو کمیشن فراہم کرنا ہے، لہٰذا اس کمپنی سے معاملہ کرنا اور اس میں سرمایہ کاری کرکے منافع حاصل کرنا جائز نہیں ہے، چونکہ اس کمپنی کے کوائنز اور ٹوکن خریدنا جائز نہیں ہے، اسی طرح اس کمپنی کے ممبر بن کر مذکورہ تینوں صورتوں ’’Direct Sale‘‘، ’’Network Bounus‘‘ اور ’’Matching Bounus‘‘ کے ذریعے کمیشن حاصل کرنا بھی درست نہیں ہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے:

’’والربح إنما يستحق بالمال أو بالعمل أو بالضمان۔‘‘

(فتاویٰ شامی، کتاب المضاربۃ، ج:۵،ص:۶۴۶، ط:ایچ ایم سعید)

وفیہ ایضاً:

’’سئل عن محمد بن سلمة عن أجرة السمسار: فقال: أرجو أنه لابأس به وإن كان فی الأصل فاسداً لكثرة التعامل وكثير من هذا غير جائزة فجوزوه لحاجة الناس إليه۔‘‘

(فتاویٰ شامی، مطلب فی أجرۃ الدلال، ج:۶،ص:۶۳، ط:ایچ ایم سعید)

الأشباہ والنظائر میں ہے:

’’ما أبيح للضرورة يقدر بقدرها۔‘‘ (الأشباہ والنظائر، القاعدۃ الخامسۃ: الضرر یزال،ص:۸۷، قدیمی)

وفیہ ایضاً:

’’وصرح به فی فتاویٰ قاری الهداية ثم قال والعقد إذا فسد فی بعضه فسد فی جميعه۔‘‘ (الأشباہ والنظائر، القاعدۃ الثانیۃ،ص:۱۱۷، قدیمی)

۳…… مذکورہ کمپنی کے کوائنز (سکوں) کا حصول اور ان کی خرید وفروخت چونکہ ناجائز ہے، اسی طرح ان کوائنز کو دگنا کرکے بیچنا بھی ناجائز ہے۔ البنایۃ شرح الہدایۃ میں ہے:

’’إن فساد العقد فی البعض إنما يؤثر فی الباقی إذا كان المفسد

مقارناً۔‘‘ (البنایۃ شرح الہدایۃ، ج:۸،ص:۱۷۷)

نیز ان کوائنز (سکوں) کی زیادتی بلاعوض ایک عقد میں لازم ہونے کی وجہ سے بھی جائز نہیں ہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے:

’’باب الربا هو لغةً مطلق الزيادة وشرعاً (فضل) ولو حكماً فدخل ربا النسيئة والبيوع الفاسدة فكلها من الربا فيجب رد عين الربا ولو قائمًا لارد ضمانه لأنه يملك بالقبض قنية وبحر (خال عن عوض) ...... مشروط ذلك الفضل لأحد العاقدين۔‘‘ (فتاویٰ شامی، ج:۵،ص:۱۶۸،۱۶۹، ط:ایچ ایم سعید)

۴،۵...... مذکورہ کمپنی کا ٹوکن اور کوائنز کا لین دین کرنا چونکہ ناجائز ہے، اس لیے اگر کوئی اس کمپنی میں صرف کوائنز حاصل کرنے کے لیے رکنیت حاصل کرے اور نیٹ ورکنگ (Networking) کے ذریعے اگرچہ ممبر سازی نہ کرے، تب بھی ان کوائنز کو خریدنا جائز نہیں ہے۔

نیز اس طرح کی مشکوک کمپنی کے کاروبار میں سرمایہ کاری کرنا بھی درست نہیں ہے، اس لیے کہ شریعتِ اسلامی میں کاروبار اور لین دین کا مدار معاملات کی صفائی اور دیانت وامانت پر ہے اور فرضی چیزوں کے بجائے اصلی اور حقیقی چیزوں کی خرید وفروخت اور حقیقی محنت پر زور دیتی ہے اور استفتاء کے ساتھ منسلکہ فتویٰ سے یہ بھی بات واضح ہوتی ہے کہ ’’One Coin‘‘ (ون کوائن) کمپنی کے معاملات صاف اور واضح نہیں ہیں، لہٰذا ان سے اجتناب کرنا ضروری ہے، کیونکہ یہ بظاہر دوسروں کا مال، غیرواضح، مبہم اور ناجائز طریقے سے ہتھیانے کے مترادف ہے، جسے شرعی اصطلاح میں ’’اکل باطل‘‘ کہتے ہیں۔ تفسیر کبیر میں ہے:

’’قال بعضهم: الله تعالىٰ إنما حرم الربا حيث أنه يمنع الناس عن الاشتغال بالمكاسب...... فلايكاد يتحمل مشقة الكسب والتجارة والصناعات الشاقة۔‘‘

(التفسیر الکبیر للرازی، سورۃ البقرۃ، ج:۷،ص:۹۱، ایران)

’’بعض علماء فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس لیے سود کو حرام قرار دیا ہے کہ یہ لوگوں کو اسبابِ معاش اختیار کرنے سے روکتا ہے ....... لہٰذا لوگ کمائی، تجارت اور سخت محنتوں کے بوجھ برداشت کرنے سے کتراتے ہیں۔‘‘

احکام القرآن میں ہے:

’’نهىٰ لكل أحد عن أكل مال نفسه ومال غيره بالباطل وأكل مال نفسه بالباطل إنفاقه في معاصي الله وأكل مال الغير بالباطل قد قيل: فيه وجهان: أحدهما ما قال السدي وهو أن ياكل بالربا والقمار والبخس والظلم وقال ابن عباسؓ رضي الله تعالىٰ عنه والحسن رحمه الله تعالىٰ أن يأكله بغير عوض۔‘‘

(احکام القرآن، ج:۲،ص:۲۱۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

’’ہر ایک کو اپنا مال اور دوسروں کا مال ناحق طور پر کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ اپنے مال کو ناحق طور پر کھانا یہ ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں خرچ کیا جائے اور دوسرے کے مال کو ناحق طور پر کھانے کے متعلق آیا ہے اس کی دو صورتیں ہیں: پہلی صورت: سدیؒ فرماتے ہیں: اس کو سود، جوا، کمی (ناپ تول میں) اور ظلم کے ذریعہ کھائے۔ حضرت ابن عباسؓ اور حسنؒ فرماتے ہیں کہ: اس کو بغیر عوض کے کھائے (سودی معاملہ کرے)۔‘‘

| الجواب صحیح | الجواب صحیح | الجواب صحیح | کتبہٗ |
|---|---|---|---|
| ابوبکر سعید الرحمٰن | محمد شفیق عارف | رفیق احمد بالاکوٹی | محمد طیب حیدری |
| | | | تخصصِ فقہِ اسلامی |

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی